⊙ ڈاکٹر سید عامر سہیل

پروفیسر، شعبہ اُردو، دی اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور

⊙⊙ ڈاکٹر شہزاد فرید

لیکچرر، شعبہ عمرانیات، اوکاڑہ یونیورسٹی، اوکاڑہ

# میر انیسؔ کے مرثیے کا انسلا کی تجزیہ

**Abstract**:

The construction of neo-poetic aesthetic of Urdu language could have not been possible without Marsiyah -a form of Urdu poetry - of Meer Anis. Although, there are bundle of researches, commentaries and critiques of the poet yet there was a major gap of quantitative modelling of the poetry which the present article attempted to build. In the article, we have selected a Marsiyah of and quantitative data on Meer Anis from "Tajzia yadgar-e-Anis", compiled and edited by Dr. Sayed Taghi Abedi. We used Multiple Correspondence Analysis (MCA) to build a model of the Marsiyah and One-Way Analysis of Variance (ANOVA) in relation with Post-hoc Duncan test to understand the pattern of differential use of different languages in the Marsiyah.

**Keywords**:

Marasiyah Anis Correspondence Analysis Variance

## تعارف:

اُردو کی شعری جمالیات کی تشکیل میں دیگر اصناف کی طرح اردو مرثیہ کے فکری وفنی اور اسلوبیاتی تنوعات کو کسی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا مگر بدقسمتی سے اردو زبان کو نئے معنوی منطقوں، بیان کی جدت واختراعات اور لسانی صحت و وسعت سے مالا مال کرنے کے باوجود شعری جمالیات کی تشکیل پذیری میں اِس صنفِ سخن کو ہمارے ناقدین کی وہ توجہ حاصل نہ ہو سکی جو عمومی طور دوسری اصناف کے حصہ میں آئی۔ اِس عدم توجہی کے بہت سے اسباب گنوائے جا سکتے ہیں تاہم ان سے قطع

نظر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مرثیہ اس لحاظ سے ایک دلچسپ صنف ہے کہ اِس کا دائرہ دوسری اصناف کے مقابلے میں بہت وسیع ہے (۱)۔ اس رائے پر بحث کی جا سکتی ہے مگر مرثیہ پر محدود موضوعاتی صنف کا حکم لگانا بھی شاید درست عمل نہیں کیونکہ ہر صنف اپنے مخصوص موضوعات اور طرزِ بیان (جو یقیناً اس کی صنفی شناخت بھی ہے) کے سبب محدود دائرہ کار ہی کی حامل ہوتی ہے۔ یوں اصل مسئلہ محدودیت کا نہیں بلکہ اُن امکانات کی دریافت کا ہے جو روایت اور تخلیق کار کی اپچ کے باعث فکری و فنی دائرے کو پھیلاتے چلے جاتے ہیں اور کسی بھی صنف کو ثمر آور بنا دیتے ہیں۔ اردو مرثیے کو بہر حال یہ امتیاز حاصل ہے کہ اردو کی خالص صنف ہونے کے ناتے اس میں ہندوستانی تہذیب، تاریخ، طرز معاشرت، جمالیات اور اقداری نظام کی نمایاں جھلکیاں نظر آ جاتی ہیں۔ محمد سیادت نقوی کے خیال میں:

> ''مرثیہ اردو شاعری کی وہ ممتاز و منفرد صنف ہے جو ایک طرف اپنی ہیئت و ساخت کے اعتبار سے ایسی جامعیت رکھتی ہے کہ مثنوی کا واقعاتی تسلسل بھی اس میں پایا جاتا ہے، قصیدہ کی شان و شکوہ بھی اس میں ملتی ہے اور غزل کی غزلیت بھی اور دوسری طرف اپنے موضوعات سیمھا من کے لحاظ سے تمام اقدارِ حیات کو یہ خود میں اس طرح سموئے ہوئے ہے کہ عام انسانی سماج اور معاشرے کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جس کی ترجمانی مرثیے میں نہ کی جاتی ہو، جس میں ہندوستانی اخلاق و آداب، طرزِ معاشرت اور تہذیب و ثقافت کو اہم خصوصیت حاصل ہے۔'' (۲)

اگرچہ رثائی ادب میں شخصی مرثیہ عرب اور ایران سے ہوتا ہوا ہندوستان تک پہنچا ہے مگر اصطلاحی معنی میں صنفِ مرثیہ واقعاتِ کربلا اور اہلِ بیت کے فضائل و مصائب کو ہی اپنا موضوع بناتی ہے۔ اردو مرثیہ کے ابتدائی نقوش دکن میں نظر آتے ہیں مگر یہ صنف لکھنو کے عہدِ انیس (۱۸۰۳ء۔۱۸۷۴ء) میں اپنے بامِ عروج تک پہنچی جہاں اِسے موضوعاتی اور ہیئتی ہر دو سطح پر اپنی الگ شناخت بھی حاصل ہوئی (۳)۔ انیس اپنی خلاقی، معجز بیانی اور قادرالکلامی کے سبب اس نقطۂ کمال تک پہنچے جہاں میر و غالب جیسے شاعر فائز ہیں۔ گوپی چند نارنگ کے خیال میں انیس کے کمالِ فن، یعنی معجز بیانی اور تخلیقیت کی جو جہتیں تہذیبی زاویۂ نظر سے کھلتی ہیں وہ کسی اور طرح ممکن نہیں۔ اسی طرح مجرد ادبی یا مجرد ہیئتی تجزیے سے بھی ان تمام بھیدوں کو پانا آسان نہیں۔ شاعری میں جس چیز کو معجز بیانی کہتے ہیں اگر وہ فقط ہیئتی ہوتی تو معجز بیانی ہو ہی نہیں سکتی (۴)۔

انیس کی مرثیہ گوئی جس تہذیبی اور تاریخی تناظر میں سامنے آتی ہے وہ عہد اپنی زوال آمادگی کے باوجود نئی شعری جمالیاتی کی تشکیل کا عہد تھا۔ بدلتے ہوئے حالات میں سماجی زندگی کی ضروریات اور تعلقات بھی تیزی سے تبدیل ہو رہے تھے۔ لامحالہ زبان اور اس کا برتاؤ بھی اسی سماجی تبدیلی کی زد پر تھا۔ اس موقع پر انیس نے زبان کو اپنے تہذیبی دھارے کے ساتھ اس طرح جوڑ دیا کہ زبان کا حسن اور اس میں معنی کے امکانات وسیع تر ہو گئے۔ انیس وہ پہلا شاعر ہے جس نے لفظوں کے رائج الوقت تصرف میں مناسب تبدیلیاں کیں اور لفظوں کو ان کے معروضی تصورات سے باہر نکالا (۵)۔ انیسؔ کے انھی لسانی استعمالات، طرزِ اسلوب کی ندرت، واقعاتی بیان پر قدرت اور بلند آہنگ اور پُر جوش اندازِ اظہار کے سبب ان کے مرثیوں کو ایپک کا درجہ دیا گیا ہے کہ دورِ زوال میں رزمیہ شاعری کو نقطۂ عروج تک لے جانا صرف انیس کی

خلاقی ہے(۶)۔ انیس نے اس عہد میں اردو شاعری کا نیا عہد نامہ تحریر کیا جس نے زبان و بیان میں ایسے اسالیب اور انداز ہائے بیاں متعارف کروائے جو آگے چل کر نئی شعری جمالیات کی تشکیل میں ممد و معاون ثابت ہوئے۔

## مواد اور طریقہ تحقیق:

میر انیس کے مرثیہ (جب قطع کی مسافتِ آفتاب نے) کا مقداری تجزیہ کرنے کے لئے، ہم نے تمام تر مواد ڈاکٹر سید تقی عابدی کی کتاب " تجزیہ یادگارِانی ؟ س" (ترتیب، تحقیق و تنقید) سے حاصل کیا ہے۔ تقی عابدی نے اس مُرتبہ کتاب میں میر انیس کے ایک طویل مرثیہ کی بنیادی مقداری کوڈ نگ کی ہے (اس کوڈ نگ کی مختصر نقل ضمیمہ 01 میں دی گئی ہے) جس سے جامع شماریاتی تجزیہ اسی کتاب میں پیش کر دیا گیا ہے جیسا کہ مرثیہ میں حروف، الفاظ، زبان، تجنیس وغیرہ کی کل تعداد کیا ہے۔ البتہ اس مقداری مواد کا شماریاتی تجزیہ ایسی بنیادی معلومات سے کہیں زیادہ ہوسکتا ہے جس بنا پر ہم نےتقی عابدی کی مقداری کوڈ نگ و تحقیق سے مستفید ہوتے ہوئے یہ مقالہ تحریر کیا ہے۔

تقی عابدی نے جو کوڈ نگ تجزیہ یادگارِ انیس میں درج کی ہے وہ ''خطی تجزیہ''(Linear Analysis)(۷) کے لئے تقریباً موزوں ہے مثلاً اردو، عربی اور فارسی زبان کی پیش کردہ معلومات Simple Linear Regression Analysis کیا اطلاق کے بنیادی قوانین پر پوری اترتی ہے مگر ایسے شماریاتی تجزیے کا استعمال غیر منطقی ہوگا کیونکہ یہ تجزیہ ایک متغیر کا دوسرے متغیر پر اثر معلوم کرنے لئے استعمال کیا جاتا ہے، مزید برآں، ایسے شماریاتی تجزیے علت و معلول کے قوانین کے تابع ہیں جبکہ ہم مرثیہ میں پیش کردہ معلومات کو علت و معلول کی طرز پر نہیں پرکھ سکتے ہیں۔ اس لئے میر انیس کے مرثیہ کا مقداری تجزیہ کرنے کے لئے ہم نے کثیر الجہت انسلا کی تجزیہ (Multiple Correspondence Analysis) کا استعمال کیا ہے۔ یہ شماریاتی تجزیہ، انحصاری و خودمختار متغیرات (Dependent and Independent Variables) سے مبراء ہو کر انتخاب کردہ مختلف متغیرات کے مابین انسلاک دریافت کرتا ہے یعنی شماریاتی انسلا کی تجزیہ، مقداری علت و معلول کی منطق سے مبراء رہتے ہوئے دو یا دو سے زیادہ متغیرات کے مابین انسلاک دریافت کرتا ہے(۸)۔ مثلاً انسلا کی تجزیہ متغیر "ج" اور "د" کے درمیان مقداری وابستگی دریافت کرے گا نا کہ یہ واضح کرے گا کہ "ج"، "د" کی علت ہے یا "ج"، "د" پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اسی سبب مرثیہ کے شماریاتی تجزیہ کے لئے ہم نے انسلا کی تکنیک کا استعمال کیا کیونکہ مرثیہ کا تجزیہ کرتے ہوئے ہم غیر منطقی نتائج وضع نہیں کر سکتے جیسا کہ " تضمن المز دوج "علت ہے "مراعات النظیر " کی۔ یعنی ہم مرثیہ میں علت و معلول کو صادق نہیں لا سکتے کیونکہ تحریر ایسی منطق سے ماورا ہے۔ البتہ یہ ممکنات میں سے ہے کہ ہم لغت یا دوسری حاصل کردہ معلومات کے درمیان انسلاک دریافت کرسکیں یعنی ہم یہ تو معلوم نہیں کر سکتے کہ " تضمن المز دوج "علت ہے "مراعات النظیر " کی، مگر ہم ان دونوں کے مابین انسلاک ضرور دریافت کر سکتے ہیں جس سے میر انیس کے انتخاب کردہ مرثیہ کا ایک ایسا ماڈل تیار ہو جائے گا جو اس مرثیہ کا جامع خلاصہ ہوگا جو قاری پر انیس کی لسانی فصاحت و بلاغت کو وا کرنے کے ساتھ ساتھ مرثیہ کے مجموعی و اوسطاً لسانی میلان کے بارے میں جامع آگاہی فراہم کرے گا۔ جس طرح خطی تجزیے کے اطلاق پر چند قوانین صادق آتے ہیں اس طرح "غیر خطی تجزیے"(Non-Linear Analysis) بھی چند اصولوں کی پابندی

کئے بغیر استعمال نہیں کئے جاسکتے مثلاً مواد کی پیائش Ratio یا Continuous سطح[۹] پر نہ ہو بلکہ "Nominal" سطح پر ہو۔ اگر چہ تقی عابدی نے مرثیہ کی مقداری پیائش بہ احسن طریق کی ہے مگر وہ Nominal نہیں ہے۔ اسلئے انسلا کی تجزیہ کے اصولوں پر پورا اترنے کے لئے ہم نے تمام تر مقداری مواد کو بائنری کوڈنگ میں منتقل کیا ہے۔ اس کوڈنگ کے مطابق اگر ایک شعر میں فارسی زبان کا کوئی لفظ استعمال ہوا ہے تو اسے "1 = فارسی زبان استعمال ہوئی ہے" کوڈ دیا گیا ہے اور اگر اس زبان کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تو اسے " 2 = فارسی زبان استعمال نہیں ہوئی ہے" کا کوڈ دیا گیا ہے۔ اس کوڈنگ کے لئے یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ اگر ایک شعر میں فارسی کے پانچ یا سات الفاظ آئیں ہے تو ہم نے اسے ایک (1) میں تبدیل کر دیا ہے یعنی اس کے برعکس کے فارسی زبان کے کتنے الفاظ ایک شعر میں استعمال ہوئے ہیں ہم نے اسے صرف اس زبان کے استعمال ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ مقداری طور پر رقم کیا ہے۔

## تجزیہ ونتائج:

ٹیبل 01 اسی تجزیے کی اہم مقداروں پر مشتمل ہے جن کے بغیر اس تجزیے کی تفسیر ناممکن ہے۔ انسلا کی تجزیہ دو جہات (جہت یک و دوم) میں منقسم ہے۔ جہت یک کا ایلفا =0.502 ، آئیگن ویلیو =1.933، انرشیا =0740. اور ویری اینس 7.44 فیصد ہے۔ جبکہ جہت دوم کا ایلفا = 0.441، آئیگن ویلیو= 1.736، انرشیا =0.067 اور ویری اینس =6.677 فیصد ہے۔ یہ مقداریں واضح کرتی ہیں کہ شماریاتی معیارات کے مطابق ہمارا تجزیہ بہتر ہے البتہ ایلفا کی مقداریں تھوڑی کم ہیں جس کی وجہ تجزیے میں متغیرات کی بائنری کوڈنگ ہے جو زیادہ ویری اینس پیدا نہیں کر سکتے ہیں۔

ٹیبل 01: انسلا کی تجزیاتی ماڈل کی اہم شماریاتی مقداریں

| جہات | کرون بیک ایلفا (α) | درج ذیل کا ویری اینس | | |
|---|---|---|---|---|
| | | مجموعہ (آئیگن ویلیو) | انرشیا | %ویری اینس |
| یک | 0.502 | 1.933 | 0.074 | 7.436 |
| دوم | 0.441 | 1.736 | 0.067 | 6.677 |
| مجموعہ | – | 3.669 | 0.141 | – |
| اوسط | 0.473ب | 1.835 | 0.071 | 7.056 |

ب: یہاں اوسط کرون بیک ایلفا کا حصول، اوسط آئیگن ویلیو پر منحصر ہے۔

تصویر "ج" مرثیہ پر اطلاق کئے گئے کثیر الجہت انسلا کی تجزیے کی تصویری صورت ہے[۱۰]۔ قارئین کی سہولت کے لئے ہم نے اس تصویر کو چار حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ہم ہر حصے کی علیحدہ علیحدہ تفسیر تحریر کریں گے۔ حصہ اول یہ ظاہر کر رہا ہے کہ مرثیہ میں ''ذوقافیتین، ترجمۃ اللفظ اور تجنیس'' ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں یعنی مرثیہ کا زیادہ تر رجحان یہ رہا ہے کہ جہاں ذوقافیتین استعمال کئے گئے ہیں اس کے ہمراہ ترجمۃ اللفظ یا تجنیس، یا پھر دونوں استعمال ہوئے ہیں۔ اس وابستگی کو تینوں میں سے کسی بھی متغیر کو حوالہ بنا کر بیان کیا جاسکتا ہے مثلاً جہاں تجنیس استعمال کی گئی ہے وہاں ترجمۃ اللفظ یا ذوقافیتین یا پھر دونوں استعمال کئے گئے ہیں ہاں البتہ یہ بات قابلِ غور ہے کہ یہاں ان کی وابستگی سے یہ مراد

بھی ہے کہ مرثیہ میں ان تینوں متغیرات کا باہم استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ان دو اقسام کی وابستگی کی توثیق ہم درج ذیل اشعار سے کریں گے۔

بند نمبر47،شعر3:      (جہاں ترجمہ اللفظ اور ذوقافیتین اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

بَر میں درست وچُست تھا جامہ رسولؐ کا      رو مال فاطمہ کا، عمامہ رسولؐ کا

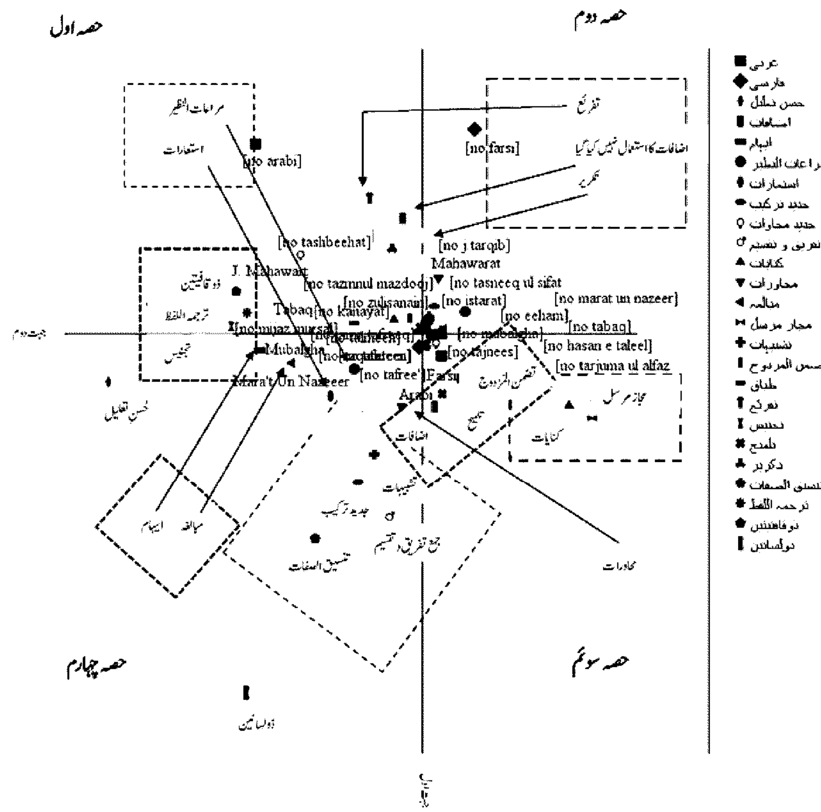


**تصویر "ج" : میر انیس کے مرثیے کا احاطہ**

(ترجمہ اللفظ = درست - چست ؛ ذوقافیتین = تھا، جا، کا، عمامہ)

بند نمبر108،شعر1:      (جہاں ترجمہ اللفظ اور تجنیس اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

پوچھو اُسی سے جسکے جگر پر ہوں اتنے داغ      اک عُمر کا ریاض تھا جس پر لٹا وہ باغ

(ترجمہ اللفظ = ریاض - باغ ؛ تجنیس = ریاض)

بند نمبر118،شعر3:      (جہاں ترجمہ اللفظ، ذوقافیتین اور تجنیس اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

سُرخی اُڑی تھی پھولوں سے سبزی گیاہ سے      پانی کنووں میں اُترا تھا سائے کی چاہ سے

(ترجمہ اللفظ = سبزی - گیاہ ؛ تجنیس = چاہ بمراد خواہش ؛ ذوقافیتین = سبزی گیاہ سے اور کی چاہ سے)

مزید برآں، بند نمبر 139 کے پہلے شعر میں ذو قافیتین اور تجنیس اکٹھے استعمال کئے گئے ہیں جبکہ اسی بند کے تیسرے شعر میں ترجمہ اللفظ اور ذو قافیتین اکٹھے استعمال ہوئے ہیں۔ جیسا کے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ ان کا تعلق معکوس نوعیت کا بھی ہے اور یہ تعلق مرثیے کا زیادہ تر حصہ بھی واضح کرتا ہے کیونکہ مرثیے کے بیشتر اشعار میں ان تینوں متغیرات کو باہم استعمال نہیں کیا گیا ہے۔

تصویر کا حصہ دوم یہ عیاں کر رہا ہے کہ مرثیے میں تفریع اور تکریر کا باہم تعلق ہے البتہ یہ حصہ یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ ان کے باہمی استعمال کے ہمراہ اضافات کا استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس نتیجے سے یہ مطلق مراد نہیں کہ اضافات کا استعمال بالکل بھی نہیں کیا گیا بلکہ یہ مراد ہے کہ اضافات کے ساتھ تکریر و تفریع کے باہمی استعمال کو زیادہ تر ترجیح نہیں دی گئی ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اضافات کے ساتھ دوسرے متغیرات کے استعمال کو ترجیح دی گئی ہے جیسا کہ حصہ سوئم واضح کر رہا ہے کہ ان کا تعلق تلمیح، تضمین المزدوج، فارسی اور عربی سے ہے۔ حصہ دوم میں ظاہر ہونے والے نتائج کی توثیق درج ذیل اشعار سے کی جا سکتی ہے۔

بند نمبر 181، شعر 2: (جہاں تکریر و تفریع اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

بھالے وہ اور پہلوئے شبیر ہائے ہائے　　　وہ زہر میں بجھائے ہوئے تیر ہائے ہائے
(تکریر = ہائے ہائے؛ تفریع = ے)

بند نمبر 195، شعر 1:

ہے ہے تمہارے آگے نہ خواہر گزر گئی　　　بھیا! بتاؤ! کیا تہِ خنجر گزر گئی ؟
(تکریر = ہے ہے؛ تفریع = ے)

بند نمبر 195، شعر 1:

آئی صدا نہ پوچھو جو ہم پر گزر گئی　　　صد شکر جو گزر گئی بہتر گزر گئی
(تکریر = گزر گئی ؛ تفریع = ے)

بند نمبر 158، شعر 1: (جہاں تکریر و تفریع و اضافت اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

گھوڑے کی وہ تڑپ وہ چمک تیغِ تیز کی　　　سَو سَو صفیں کچل گئیں جب جست و خیز کی
(تکریر = سَو سَو؛ تفریع = ی، اضافت = تیغِ تیز)

تصویر کا تیسرا حصہ یہ ظاہر کر رہا ہے کہ کنایات اور مجاز مرسل آپس میں منسلک ہیں۔ یہی حصہ یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ تضمین المزدوج، تلمیح، اضافات، عربی اور فارسی کا بھی مرثیے میں باہمی ربط موجود ہے۔ یہاں یہ بیان کرتے چلیں کہ ہم نے اس تجزیے میں اردو زبان کو شامل نہیں کیا کیونکہ اس سے بیشتر متغیرات کا تعلق سُکڑ کر محض اردو زبان کے ساتھ واضح ہوتا۔ اس کا سب سے کلیدی سبب یہ ہے کہ سارا مرثیہ اردو زبان میں کہا گیا ہے۔ اولاً ہم مجاز مرسل اور کنایات کے باہمی تعلق کی اسناد پیش کریں گے اور اس کے بعد اس حصہ کے دیگر تعلقات کی اسناد پیش کی جائیں گی۔ درج ذیل اشعار مجاز مرسل اور کنایات کے باہمی استعمال کا واضح اظہار ہیں۔

بندنمبر25،شعر3:

شعبے صَدا میں پنکھڑیاں جیسے پھول میں          بُلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول میں

(کنایہ قریب = ریاضِ رسول؛ مجاز مرسل = ریاضِ رسول)

بندنمبر110،شعر1:

خیمے سے دَوڑے آلِ محمدؐ برہنہ سَر          اصغرؑ کو لائیں ہاتھوں پہ بانوے نوحہ گر

(کنایہ قریب = آلِ محمدؐ؛ مجاز مرسل = (آلِ محمدؐ) کُل کہہ کر جزو مراد لینا)

بندنمبر168،شعر1:

آواز دی یہ ہاتفِ غیبی نے تب کہ ہاں          بسم اللہ اے امیر عرب کے سرورِ جاں

(کنایہ قریب = امیر عرب (حضرت محمدؐ)؛ مجاز مرسل = بسم اللہ سے مراد بسمه الله الرحمن الرحيم)

بندنمبر08،شعر1: (جہاں تضمن المز دوج، تلمیح اور اضافت اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

لب پر ہنسی، گُلوں سے زیادہ شگفتہ رُو          پیدا تنوں سے پیرہنِ یوسفی کی بُو

(تضمن المز دوج = تنوں، گلوں؛ تلمیح = پیرہنِ یوسفی ؛ اضافت = پیرہنِ یوسفی)

بندنمبر08،شعر1: (جہاں تضمن المز دوج، تلمیح اور اضافت اکٹھے استعمال ہوئے ہیں)

بے چوبہء سپہرِ بریں جس کا سائبان          بیت العتیق دیں کا مدینہ جہاں کی جان

(تضمن المز دوج = بریں، دیں؛ تلمیح = بیت العتیق؛ اضافت = بے چوبہء سپہر بریں)

حصہ سوئم یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اس مرثیے میں اضافات اور تلمیح کا پختہ تعلق ہے البتہ ان دونوں متغیرات کے ساتھ محاروات کی وابستگی بھی دریافت ہوئی ہے۔ مثلاً بندنمبر 7 کے تیسرے شعر میں دو محاورات، ایک اضافت اور ایک تلمیح استعمال ہوئی ہے؛ بندنمبر 11 کے پہلے شعر میں ایک تلمیح، دو اضافات اور دو محاورات استعمال ہوئے ہیں؛ بندنمبر 25 کے دوسرے شعر میں ایک محاورا، ایک تلمیح اور تین اضافات استعمال کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ بیشتر اشعار میں یہی وابستگی موجود ہے جیسا کہ درج ذیل شعر ظاہر کر رہا ہے۔

بندنمبر184،شعر1:

دشمن تھا شہ کا اعورِ سلمی عدوے دیں          سر پر لگائی تیغ کہ شق ہوگئی جبیں

## حصہ چہارم: جدید تراکیب اور تشبیہات

بند15،شعر3:

خواہاں تھے زہرِ گلشنِ زہرا جو آب کے          شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے

(تشبیہات = کٹورے گلاب کے؛ جدید تراکیب = زہرِ گلشنِ زہرا)

بند36،شعر3:

پرَوانہ تھے سراجِ امامت کے نور پر          روکی سپر، حضُور کرامت ظہور پر

(تشبیہات = روکی سپر، رو بمعنی رخسار یا چہرے؛ جدید تراکیب = سراجِ امامت)

بند122،شعر1:

گرداب پر تھا شعلۂ جوالہ کا گُماں  انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں

(تشبیہات = گرداب؛ جدید تراکیب = شعلۂ جوالہ)

بند185،شعر3:

قرآں رحلِ زیں سے سَرِ فرش گر پڑا  دیوارِ کعبہ بیٹھ گئی ، عرش گر پڑا

(تشبیہات = قرآن اور عرش بمعنی امام حُسین؛ جدید تراکیب = رحلِ زیں)

اسی شعر میں تنسیق الصفات، جدید تراکیب اور تشبیہات کی باہمی وابستگی کی سند بھی ملتی ہے جسے تجزیاتی تصویر کا حصہ چہارم ظاہر کر رہا ہے۔شعلہ، انگارے اور شرر، تنسیق الصفات ہیں۔

مبالغہ وایہام: ج (مبالغہ = پہلے مصرعے میں ذرہ کو آفتاب کرنا صنعت مبالغہ غلو ہے؛ ایہام = پھر،مولا)

بند142،شعر3:

رُکتا تھا ایک وار نہ دس سے نہ پانچ سے  چہرے سیاہ ہو گئے تھے اُس کی آنچ سے

(مبالغہ = دوسرا مصرعہ صنعت مبالغہ اغراق میں ہے؛ ایہام = چہرے سیاہ ہونا)

مزید برآں ، لسانی تجزیہ کے لئے ہم نیمرثیے میں تین زبانوں کے استعمال کا تجزیہ کیا جس کے لئے One-Way Analysis of Variance (ANOVA) کا اطلاق کیا گیا ہے۔ٹیبل 02 اس تجزیہ کے نتائج پر مشتمل ہے جو یہ ظاہر کررہی ہے کہ مرثیہ میں استعمال کی گئی زبانوں کے الفاظ میں اوسطاً مقداری فرق ہے ($p < .05$؛ $p < .001$) یعنی کسی شعر میں اردو اور کسی میں عربی یا فارسی کے الفاظ ایک دوسرے کی نسبت کم یا زیادہ ہیں مگر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مکمل مرثیے میں اوسطاً کن اشعار میں کس زبان کا استعمال ہے ہم نے ANOVA کے ساتھ ایڈوانس تجزیاتی تکنیک بھی استعمال کی جس کا نام Post-Hoc Duncan ہے۔ٹیبل 03 اس تجزیے سے حاصل کردہ مقداری نتائج پر مشتمل ہے۔

ٹیبل 02: مختلیف زبانوں کے مقداری استعمال کا اشعار کے مابین تفریق کا تجزیہ

| زبان | | سم آف سکیر (SS) | ڈگری آف فری ڈم (df) | مین سکیر (MS) | $F$ |
|---|---|---|---|---|---|
| | گروہوں کے مابین | 178.952 | 02 | 89.476 | |
| اردو کے الفاظ | گروہوں کے اندر | 5805.842 | 585 | 9.925 | 9.016** |
| | مجموعہ | 5984.794 | 587 | | |
| | گروہوں کے مابین | 44.463 | 02 | 22.231 | |
| فارسی کے الفاظ | گروہوں کے اندر | 2375.066 | 585 | 4.060 | 5.476* |
| | مجموعہ | 2419.529 | 587 | | |
| | گروہوں کے مابین | 49.534 | 02 | 24.767 | |
| عربی کے الفاظ | گروہوں کے اندر | 2176.133 | 585 | 3.720 | 6.658* |
| | مجموعہ | 2225.667 | 587 | | |

**. $p<.001$, *. $p<.05$

یہ تجزیہ انتخات کردہ متغیرات کے اقلی گروہ، ان کی مماثلت کی بنیاد پر بنا تا ہے جیسا کہ ٹیبل 03 یہ عیاں کر رہی ہے کہ پورے مرثیے میں شعر نمبر دو (9.33) اور ایک (9.35) میں اردو زبان کے الفاظوں کا استعمال اوسطاً یکساں ہے جبکہ تیسرے شعر (10.95) میں اردو الفاظ کا استعمال ان دونوں اشعار کی نسبت اوسطاً زیادہ ہے مگر فارسی اور عربی زبانوں کے لفظوں کے اعتبار سے حاصل ہونے والے نتائج، اردو زبان کے استعمال کی نسبت مختلف ہیں۔ فارسی زبان کا تجزیہ یہ عیاں کرتا ہے کہ تیسرے (3.20) اور پہلے (3.34) شعر میں اس زبان کے لفظوں کا استعمال اوسطاً یکساں ہے مگر دوسرے شعر (3.96) میں فارسی زبان کے لفظوں کا استعمال پہلے اور تیسرے شعر کی نسبت اوسطاً زیادہ ہے۔ عربی زبان کے لفظوں کے حوالے سے شعر نمبر تین (2.86) اور دو (2.99) اوسطاً یکساں ہیں مگر شعر نمبر ایک (3.93) میں اس زبان کے الفاظ دوسرے اور تیسرے شعر کی نسبت زیادہ استعمال کئے گئے ہیں (اوسطاً پیش کردہ نتائج کے علاوہ، مجموعی طور پر ان نتائج کی توثیق کے لئے ضمیمہ 02 پڑھیں)۔

ٹیبل 03: Post-Hoc Duncan Test کے نتائج کا خلاصہ

| زبان | شعر | مکمل بند | 0.05 = ایلفا کے لئے اقلی گروہ | |
|---|---|---|---|---|
| | | | اقلی گروہ 1 | اقلی گروہ 2 |
| اردو | دو | 196 | 9.33 | |
| | ایک | 196 | 9.53 | |
| | تین | 196 | | 10.59 |
| | Sig. | | 0.543 | 1.000 |
| فارسی | تین | 196 | 3.02 | |
| | ایک | 196 | 3.34 | 3.34 |
| | دو | 196 | | 3.69 |
| | Sig. | | 0.109 | 0.089 |
| عربی | تین | 196 | 2.68 | |
| | دو | 196 | 2.99 | |
| | ایک | 196 | | 3.39 |
| | Sig. | | 0.111 | 1.000 |

## ماحاصل:

میر انیس کے مرثیہ (جب قطع کی مسافتِ شب آفتاب نے) کے مقداری تجزیات سے مجموعی طور پر یہ نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ اس مرثیہ میں (اوسطاً) تکریر کے ساتھ اضافات کا استعمال بہت کم کیا گیا ہے، مراعات النظیر کے ہمراہ

استعارات، مجاز مرسل کیساتھ کنایات اور مبالغہ کے ساتھ ایہام کا استعمال زیادہ ہوا ہے۔اس کے علاوہ ذوقافیتین ،ترجمہ اللفظ اور تجنیس (اوسطاً) اکٹھے استعمال ہوئے ہیں جبکہ تضمن المز دوج، تلمیح ،اضافات ،عربی اور فارسی زبان کا مشترکہ استعمال ہوا ہے۔البتہ عربی ، فارسی اور محاورات دوسرے متغیرات کی نسبت ایک دوسرے سے زیادہ استحکام سے وابستہ ہیں۔تجزیات سے یہ بھی برآمد ہوا ہے کہ مرثیے میں تشبیہات اور جدید تراکیب ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔اگرچہ جمع، تفریق و تقسیم اور تنسیق الصفات ایک دوسرے کے قریب واقع ہوئے ہیں مگر ان دونوں متغیرات کا ایک دوسرے سے قدرے مضبوط استحکام نہیں ہے۔

مزید برآں، مرثیے کے لسانی تجزیے سے برآمد ہونے ہوالے حقائق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرثیے کے پہلے اور دوسرے اشعار میں (اوسطاً) اردو زبان کے لفظوں کا استعمال یکساں ہے مگر تیسرے شعر میں زیادہ ہے۔ پہلے اور تیسرے اشعار میں (اوسطاً) فارسی زبان کے لفظوں کا استعمال یکساں ہے جبکہ دوسرے شعر میں زیادہ ہے۔تیسرے اور دوسرے اشعار میں (اوسطاً) عربی زبان کے لفظوں کا استعمال یکساں ہے لیکن پہلے شعر میں زیادہ ہے۔

# حوالہ جات


۱۔ شارب ردولوی، مراثی انیس میں جمالیاتی عناصر، مشمولہ: انیس و دبیر (حیات و خدمات)، (نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۰۷ء)، مرتبہ: صدیق الرحمٰن قدوائی، ص ۱۰۶

۲۔ محمد سیادت نقوی، اردو مرثیے کی ثقافتی اہمیت، مشمولہ: اردو مرثیہ، (دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۱ء)، مرتبہ: شارب ردولوی، ص ۳۰۵

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیں:

(ا) شمشاد حیدر زیدی، اردو مرثیے میں ہیئت اور موضوعات کے تجربات، (نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۰۹ء)

(ب) مسیح الزماں، اردو مرثیے کا ارتقا، (لکھنؤ: کتاب نگر، ۱۹۶۸ء)

(ج) عبدالرؤف عروج، اردو مرثیہ کے پانچ سو سال، (کراچی: شارق پبلی کیشنز، س ن)

(د) اسد اریب، اردو مرثیے کی سرگزشت، (لاہور: کاروان ادب، ۱۹۸۹ء)

۴۔ گوپی چند نارنگ، انیس کی معجز بیانی: تہذیبی جہات، مشمولہ: انیس و دبیر، دو سو سالہ سیمینار، (لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء)، مرتبہ: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، ص ۱۰

۵۔ اسد اریب، اردو مرثیے کی سرگزشت، ص ۳۲

۶۔ محمد عقیل، رزمیہ اور انیس، مشمولہ: انیس: ایک مطالعہ، (لاہور: مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۸۲ء)، مرتبہ: ڈاکٹر احرار نقوی، ص ۴۲۳

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے:

(ا) علامہ عقیل الغروی، انیس و دبیر کی رزمیہ نگاری، مشمولہ: انیس و دبیر (حیات و خدمات)، (نئی دہلی: غالب انسٹی ٹیوٹ، ۲۰۰۷ء)، مرتبہ: صدیق الرحمٰن قدوائی ص ۸۹

(ب) قمر اعظم ہاشمی، مرثیہ بطور رزمیہ، مشمولہ: اردو مرثیہ، (دہلی: اردو اکادمی، ۱۹۹۱ء)، مرتبہ: شارب ردولوی، ص ۲۸۱

(ج) اکبر حیدری کاشمیری، میر انیسؔ کی رزمیہ شاعری، مشمولہ: اردو مرثیہ نگاری، (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۹۲ء)، مرتبہ: ڈاکٹر ام ہانی اشرف، ص ۱۳۲

(د) حسن مثنیٰ، مراثی انیس میں رزمیہ عناصر، مشمولہ: انیس و دبیر، دو سو سالہ

سیمینار،(لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز:۲۰۰۶ء)،مرتبہ: ڈاکٹر گوپی چند نارنگ،ص۹۷

۷۔ جیسا کہ Simple Linear Regression Analysis

۸۔ اس مقالے کا بنیادی مقصد میر انیسؔ کے کہے گئے مرثیہ کی مجموعی شناسائی ہے نا کہ اردو ادب میں مقداری تحقیق پر مفصل بحث کرنا، اس لئے ہم قارئین کو تجویز کریں گے کہ وہ انسلا کی تجزیہ کا مزید مطالعہ درج ذیل کتب سے کریں تا کہ انہیں اس مقالہ میں پیش کردہ تجزیات ونتائج کا بہتر طور ادراک ہوں:

☆ Greenacre, Michael, J. (2017). Correspondence Analysis in Practice, Third Edition. CRC Press Chapman and Hall.

☆ Eric J. Beh and Rosaria Lombardo (2014). Correspondence Analysis: Theory, Practice and New Strategies. Wiley Series in Probability and Statistics.

۹۔ یادگارِ انیس میں اردو، عربی اور فارسی زبان کی پیش کردہ مقداری معلومات کی پیائش Ratio یا Continuous سطح پر کی گئی ہے۔

۱۰۔ ہم نے انسلا کی وتفریقی تجزیہ Version 20 Statistical Package for Social Sciences (SPSS) کا استعمال کرتے ہوئے کیا ہے اس سوفٹ ویئر میں اردو زبان کی سہولت موجود نہیں اسلئے قارئین کی سہولت کے لیے نمایاں نتائج کو اردو زبان میں تحریر کردیا گیا ہے۔تصویر "د" میں ہر متغیر کے لئے جو علامات استعمال ہوئی ہیں وہ ان کے نام سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ یہ علامات ہی ہر متغیر کی شماریاتی وقعت ومرتبہ کو ظاہر کرتی ہے۔

# ضمیمہ جات

ضمیمہ 01: یادگارِ انیس میں مرثیہ کی کوڈنگ کی مختصر نقل

| بند | شعر | تعداد شعر الفاظ | تعداد حروف | اردو | فارسی | عربی | اضافات | جدید ترکیب | محاورات | جدید محاورات | تشبیہات | استعارات | کنایات | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 1 | 15 | 41 | 6 | 4 | 5 | 0 | 2 | 1 | 0 | 0 | 0 | 0 | جاری ہے |
| 1 | 2 | 16 | 47 | 9 | 4 | 3 | 2 | 1 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | |
| 1 | 3 | 13 | 42 | 7 | 1 | 5 | 3 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | |
| 2 | 1 | 17 | 48 | 12 | 1 | 4 | 1 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 1 | |
| 2 | 2 | 16 | 47 | 9 | 4 | 3 | 1 | 0 | 1 | 0 | 0 | 0 | 1 | |
| 2 | 3 | 19 | 55 | 17 | 0 | 2 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | |
| جاری ہے | | | | | | | | | | | | | | |

-ضمیمہ02: اشعار کے اعتبار سے مرثیہ میں مختلف زبانوں کا مجموعی مقداری استعمال

| اشعار نمبر | زبان | | | مجموعہ |
|---|---|---|---|---|
| | اردو | فارسی | عربی | |
| ایک | 1867 | 655 | 665 | 3187 |
| دو | 1829 | 723 | 587 | 3139 |
| تین | 2075 | 591 | 526 | 3192 |
| مجموعہ | 5771 | 1969 | 1778 | **9518** |